

ادائیگی اور چھتائی کے مستعد اور قابل بھروسہ نظام ملک کی معاشی نمو اور مالی استحکام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نظام ادائیگی میں کسی بھی قسم کا تعطل نہ صرف بینکاری صنعت بلکہ بحیثیت مجموعی پوری معیشت کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ نظام ادائیگی کے نگہبان کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک مختلف حیثیتوں میں جامع کردار ادا کر رہا ہے جیسے ضابطہ کار اور ادائیگیوں کے قومی نظاموں کا آپریٹر اور سہولت کنندہ۔ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے مرکزی بینک اور بینکاری صنعت دونوں میں نظام ادائیگی کے انفراسٹرکچر کی مضبوطی اور اسے جدید بنانے، ضوابطی فریم ورک میں بہتری لانے اور عوام، کارپوریٹ شعبے اور وفاقی و صوبائی حکومتوں کے لیے ادائیگی کے طریقے بڑھانے پر کام جاری رکھا۔

2.1 حکومتی ادائیگیاں اور وصولیاں

اسٹیٹ بینک وفاقی و صوبائی حکومتوں کو کئی قسم کی بینکاری خدمات مہیا کرتا ہے۔ وفاقی و صوبائی حکومتوں کی تمام وصولیاں اور ادائیگیاں مرکزی بینک کے ذریعے ہوتی ہیں۔ ملک کے نظام ادائیگی کی سب سے بڑی فریق حکومت ہے اور حکومتی وصولیوں اور ادائیگی کے نظاموں کی کارکردگی میں بہتری کے ملک کے نظام ادائیگی کی مستعدی پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ اس لیے حکومتی وصولیوں اور نظام ادائیگی میں اصلاحات اسٹیٹ بینک کے ترجیحی ایجنڈے میں شامل ہیں۔ اس کے پاس ٹیکس دہندگان کے لیے ٹیکس ادائیگی کے آپشنز کو متنوع بنانے اور تمام حکومتی ادائیگیوں کے لیے بندریج کاغذ سے مہر الین دین کی سمت پیش رفت کرنے کے منصوبے موجود ہیں۔ سال کے دوران پنجاب حکومت کے ساتھ مفاہمت طے پائی تھی جس کے تحت نیشنل بینک آف پاکستان اور ایس بی پی بی ایس سی کے علاوہ دیگر بینکوں کو صوبائی حکومت کے ٹیکس جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ ایک پائلٹ پروگرام ہے جس کے تحت دیگر بینکوں کو اسٹیٹ بینک کے ایجنٹ کی حیثیت سے حکومتوں کو بینکاری خدمات مہیا کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ کامیابی کی صورت میں دیگر بینکوں کے لیے حکومت کا بینکاری کاروبار کرنے کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ اسی طرح، حکومتی ادائیگیوں میں اصلاحات کی کوششوں کے ضمن میں ایس بی پی بی ایس سی کے پاس کھاتے رکھنے والے مختلف حکومتی محکموں سے کہا گیا ہے کہ وہ دستی چیک جاری کرنے کے بجائے رقوم کی منتقلی کے الیکٹرانک طریقہ کار پر منتقل ہوں جس میں حکومت کی جانب سے الیکٹرانک ایڈوائس ملنے پر فنڈز براہ راست استفادہ کنندگان کے کھاتوں میں منتقل کیے جاسکیں گے۔ حکومتی ادائیگیوں کی مستعدی اور کارکردگی بڑھانے کے علاوہ یہ مالی شمولیت کو بہتر بنانے میں بھی کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔

2.2 کرنسی کا انتظام

گذشتہ برسوں کے دوران کارڈ پر مبنی، ڈیجیٹل اور برقی ادائیگیوں کے حجم میں مسلسل اضافے کے باوجود ہمارے نظام ادائیگی میں نقد قومات کو بالادستی حاصل ہے۔ اس لیے اسٹیٹ بینک زیر گردش بینک نوٹوں کے معیار، جعل سازی پر نظر رکھنے اور ملک بھر میں بینک نوٹوں کی مناسب رسد یقینی بنانے کے لیے مربوط کوششیں کر رہا ہے۔ ملک گیر سطح پر بوسیدہ بینک نوٹوں کی تبدیلی اور اچھے معیار کے بینک نوٹوں کی دستیابی یقینی بنانے کے لیے ادارہ جاتی عزم کے ساتھ ساتھ آپریشنل اختراع کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ ملک بھر میں اچھے معیار کے بینک نوٹوں کی معقول اور بلا تعطل فراہمی یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نہ صرف اپنے ذیلی ادارے ایس بی پی بی ایس سی اور اس کے 16 فیملی دفاتر کو استعمال کر رہا ہے بلکہ نیشنل بینک کی چیسٹ برانچوں کے ساتھ بھی بندوبست موجود ہے۔ اسٹیٹ بینک عید جیسے خصوصی مواقع پر نئے بینک نوٹوں کی مناسب رسد یقینی بنانے کے انتظامات بھی کرتا ہے۔ مالی سال 15ء کے دوران عید الفطر کے موقع پر ایس بی پی بی ایس سی کے فیملی دفاتر کے ذریعے 154.5 ارب روپے کے نئے نوٹ جاری کیے گئے جبکہ مالی سال 14ء کے دوران 138.6 ارب روپے کے نئے نوٹ جاری ہوئے تھے۔

سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے ملک میں نقد کے انتظام کے فریضے میں اصلاحات کے لیے ایک جامع حکمت عملی (دیکھیے باکس 2.1) تشکیل دی۔ اس حکمت عملی میں مرکزی بینک اور بینکاری صنعت دونوں میں نقد کی پرسیدنگ کے کام کو خود کار بنانا، نقد کی چھانٹی اور توثیق کے فریضے میں بینکوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا، بین الینک نقد کے تبادلے/ فروخت کو فروغ دینا اور بینکوں سے دوبارہ جاری کرنے کے قابل نقد قومات جمع کرنے میں اسٹیٹ بینک کے کردار کو حقیقت پسندانہ بنانا شامل ہیں۔ ایس بی

پی بی ایس سی نے بینک نوٹ چھانٹنے اور توثیق کرنے والی تیز رفتار مشینوں کی خریداری کا عمل شروع کرنے کے ساتھ ساتھ درمیانے حجم کی میز پر رکھنے والی چھانٹی مشینوں کی خریداری کے عمل کا آغاز کر دیا ہے۔ اس حکمت عملی کے نفاذ کے لیے مرکزی بینک میں نقد کی پروسیسنگ کے کام کو خود کار بنانے کے ایک اہم منصوبے کو شروع کیا گیا اور بینکوں کو تفصیلی ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ جنوری 2017ء تک اپنے نقد کی پروسیسنگ کے کام کو خود کار بنالیں۔ اس حکمت عملی کے کامیاب نفاذ سے نقد کے انتظام کی کارکردگی میں بہتری آئے گی، زیر گردش بینک نوٹوں کا معیار بہتر ہوگا، مجلسازی کو پرکھنے اور اس طرح قومی کرنسی پر عوامی اعتماد کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

باکس 2.1: نقد کی پروسیسنگ کو خود کار بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی

فروری 2015ء میں کرنسی کے انتظام پر ہونے والی عالمی کانفرنس میں زیر بحث آنے والی اسٹیٹ بینک کی کرنسی کے انتظام کی حکمت عملی کی اہم خصوصیات کو ذیل میں دیا گیا ہے :

- بینکاری صنعت میں نقد کے انتظام کے فریضے کی خود کاری تاکہ عوام کو مشین سے توثیق شدہ اچھے معیار کے بینک نوٹوں کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے۔
- ایس بی پی بی ایس سی کے کرنسی کے انتظام کے آپریشنز کو حقیقت پسندانہ بنانا اور کرنسی کے انتظام میں کمرشل بینکوں کے کردار اور شرکت کو بڑھانا۔
- کمرشل بینکوں اور نقد کی پروسیسنگ کے عمل کو گھروں کی گمرانی اور ضابطہ کاری میں بہتری لانا تاکہ زیر گردش بینک نوٹوں کے اچھے معیار کو یقینی بنایا جاسکے اور مجلسازی سے نمٹا جاسکے۔
- بینک نوٹوں میں جدید، قابل بھروسہ اور آسانی قابل شناخت سیکورٹی خصوصیات متعارف کرانا

مذکورہ مقاصد کے حصول کے لیے ایس بی پی بی ایس سی نے بینک نوٹوں کی تیز رفتار چھانٹی اور توثیق کے ساتھ ساتھ درمیانے حجم کی میز پر قابل استعمال بینک نوٹ چھانٹنے کی مشینوں کی خریداری کے عمل کا آغاز کر دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو تفصیلی ہدایات بھی جاری کی ہیں تاکہ کمرشل بینکوں میں نقد کے انتظام کے طریقوں کو معیاری بنایا جاسکے۔ ان ہدایات کو جاری کرنے کے مقاصد درج ذیل ہیں :

- (i) بینکوں کی جانب سے اپنی شاخوں/اے ٹی ایبز کے ذریعے مشین سے توثیق شدہ اصل اور ٹھیک حالت والے بینک نوٹوں کے اجراء/تسليم کو یقینی بنانا
- (ii) بین ال بینک نقد کے تبادلے/تجارت کو فروغ دینا
- (iii) ایس بی پی بی ایس سی کی جانب سے موزوں/قابل اجرا بینک نوٹوں کی قبولیت سروس چارج پر صرف آخری کوشش کے طور پر
- (iv) بینکوں کی جانب سے نقد کے موجودہ انتظام میں نقص دور کرنا اور معیشت میں صاف نوٹوں کی ثقافت کو فروغ دینا

2.3 خردہ نظام ادائیگی

خردہ ادائیگیوں کو کاغذ پر مبنی تسکات یا برقی ادائیگی کے نظاموں کے ذریعے پروسیس کیا جاتا ہے۔ کاغذ پر مبنی ادائیگی کے آلات میں چیک، پے آرڈر، ڈیماڈ ڈرافٹ، ٹیلی گرافک اور رقم کی منتقلی شامل ہیں۔ پاکستان میں عام طور پر استعمال ہونے والے برقی ادائیگی کے تسکات میں مختلف اقسام کے پلاسٹک کارڈز اور برقی کریڈٹ ٹرانسفر شامل ہیں جنہیں فراہمی کے مختلف ذرائع اور آلات جیسے اے ٹی ایبز، انٹرنیٹ، پوائنٹ آف سیل ٹرمینلز، موبائل فون، کال سینٹرز اور ریئل ٹائم آن لائن برانچز (آر ٹی او بی) کے ایک نیٹ ورک کے ذریعے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

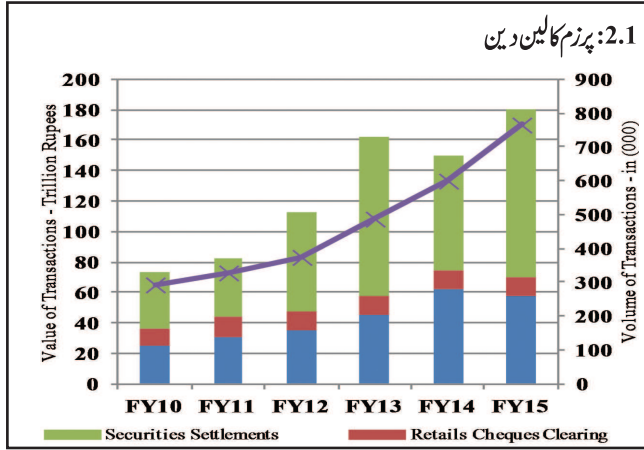
روایتی طور پر پاکستان میں نظام ادائیگی کو ترقی دینے کی کوششوں کا مقصد بڑی قدر کی ادائیگی کے نظاموں کو تقویت دینا ہے تاکہ اس شعبے میں نظم و ضبط کا اثر نازل کیا جاسکے۔ حالیہ برسوں کے دوران عالمی سطح پر پالیسی سازوں کی زیادہ توجہ خردہ سطح پر مالی خدمات تک رسائی بڑھانے پر مرکوز رہی ہے۔ ٹیکنالوجی میں تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ کم لاگت والے برقی موبائل فونز متعارف ہونے سے صارفین میں قدرے کم لاگت پر 24/7 دستیاب رہنے والے برقی فراہمی کے ذرائع پر بینکاری و ادائیگی کی خدمات کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ کمرشل بینک اور دیگر مالی ادارے سرگرمی سے ادائیگی کے نئے کارڈز متعارف کروا رہے ہیں اور فنڈز کی منتقلی کی خدمات اور والٹ کھاتے مہیا کر رہے ہیں جن سے انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل ایپس استعمال کرتے ہوئے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

گذشتہ پانچ برسوں کے دوران ای بینکاری لین دین کا حجم 235 ملین سے بڑھ کر 469.1 ملین (تقریباً 100 فیصد) تک پہنچ گیا ہے جبکہ اس کے ساتھ قدر 22.1 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 35.8 ٹریلین روپے (68 فیصد) تک پہنچ گئی ہے۔ ای بینکاری کے تفصیلی اعداد و شمار کے لیے دیکھیے جدول 2.1۔

2.4 بڑی قدر کا نظام ادائیگی

بڑی قدر کے فنڈز کی منتقلی، کاغذی تسکات کی چھانٹی و کلیئرنگ اور حکومتی تسکات کی خرید و فروخت کے لیے پرزہ نظام استعمال کیا جاتا ہے۔ پرزہ نظام سے پروسیس ہونے والی قدر مالی سال 09ء میں 62.2 ٹریلین روپے تھی جو مالی سال 15ء میں بڑھ کر 179.6 ٹریلین روپے ہو گئی، جس سے مجموعی لین دین کی تعداد میں 224 فیصد اور قدر میں 189 فیصد اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جدول 2.1: ادائیگی اور تحفے کے نظام							اجزا
میں 11ء	میں 12ء	میں 13ء	میں 14ء	میں 15ء	ع	مرکب سالانہ مفید	
343.76	357	359	362.04	361.59	1.30	ملین	1۔ کانغی و شید جات (چنیک، پے آرڈر، ڈیماڈڈ ٹرافٹس، دیگر)
91.05	99	107	115.16	127.16	9.91	دس کھرب روپے	سوڈوں کی تعداد
							سوڈوں کی مالیت
234.85	277.38	320.53	403.65	469.06	24.93	ملین	2۔ برقی بینکاری اور اس کے اجزا
22.14	26.02	29.69	33.71	35.85	15.48	دس کھرب روپے	سوڈوں کی تعداد
							سوڈوں کی مالیت
74.41	83.07	89.06	98.49	113.80	13.24	ملین	3۔ بروقت آن لائن بینکاری
20.70	24.00	27.10	30.20	31.60	13.16	دس کھرب روپے	سوڈوں کی تعداد
							سوڈوں کی مالیت
137.66	166.16	199.78	258.48	300.25	29.53	ملین	4۔ اے ٹی ایم
1.20	1.60	2.00	2.60	3.20	41.67	دس کھرب روپے	سوڈوں کی تعداد
							سوڈوں کی مالیت
14.29	17.45	17.31	24.29	32.11	31.18	ملین	5۔ مراکز خریداری (پی او ایس)
70.00	80.00	87.00	124.61	171.14	36.12	ارب روپے	سوڈوں کی تعداد
							سوڈوں کی مالیت
4.44	6.93	9.59	15.55	16.00	65.16	ملین	6۔ انٹرنیٹ بینکاری
209.00	365.00	498.82	675.60	797.65	70.41	ارب روپے	سوڈوں کی تعداد
							سوڈوں کی مالیت
3.29	3.12	4.15	6.17	6.14	21.71	ملین	7۔ موبائل بینکاری
8.00	12.00	27.02	67.44	106.89	309.03	ارب روپے	سوڈوں کی تعداد
							سوڈوں کی مالیت
778.00	663.00	639.23	666.01	765.56	-0.40	ہزار	8۔ کال سینٹر اور آئی وی آر بینکاری
7.00	7.00	8.15	9.54	9.52	9.01	ارب روپے	سوڈوں کی تعداد
							سوڈوں کی مالیت
7.42	9.29	10.01	10.64	11.32	13.14	ہزار	9۔ تعداد:
5.20	5.75	6.76	8.24	9.60	21.14	ہزار	i۔ آن لائن برانچیں
1.40	1.20	1.20	1.33	1.37	-0.54	ملین	ii۔ اے ٹی ایم
12.00	16.00	20.20	23.06	25.02	27.13	ملین	iii۔ کریڈٹ کارڈز
37.23	34.88	33.75	34.43	41.18	2.65	ہزار	iv۔ ڈیبٹ کارڈز
							v۔ مراکز خریداری
							ع عبوری 30 جون 2015ء کو



مالی سال 15ء کے دوران پرزوم نظام سے ملکی جی ڈی پی (حالیہ بنیادی نرخوں پر) کے تقریباً 8 گنا ادائیگیوں کو پروسیس کیا گیا۔ مالی سال 15ء کے دوران اس کے تحت 179.6 ٹریلین روپے مالیت کے 766,113 سودوں کی چھتائی کی گئی جو مالی سال 14ء کے مقابلے میں حجم میں 28 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 20 فیصد زیادہ ہیں۔ فی الوقت 34 بینکوں، 7 ترقیاتی مالی اداروں، 1 ایم ایف بی اور سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) پر مشتمل پرزوم کے شرکاء کی تعداد 43 ہے۔

2.5 چیکیوں کی معیار بندی اور ادائیگی کے دیگر آلات

اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران اپنے ادائیگی کے تمسکات کو معیاری بنانے کی کوششیں جاری رکھیں۔ گزشتہ برس چیکیوں کی معیاری ترمیم اور سیکیورٹی خصوصیات متعارف کرائی گئیں اور تمام بینکوں کے لیے انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) کے استعمال کو لازمی قرار دیا گیا۔ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں پے آرڈرز، ڈیمانڈ ڈرافٹس اور دیگر کیشر چیکیوں کی معیار بندی کے کام کا آغاز کیا گیا تھا اور امکان ہے کہ یہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں مکمل ہو جائے گا۔ ادائیگی کے تمسکات کی ترمیم اور سیکیورٹی خصوصیات کی معیار بندی سے تمسکات کی جعل سازی جاپچنے میں مدد ملے گی اور چیکیوں کے ذریعے ادائیگیوں کی ثقافت کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔

2.6 نظام ادائیگی آپریٹرز اور ادائیگی خدمت کے فراہم کنندگان کے قواعد

نظام ادائیگی آپریٹرز (پی ایس اوز) اور ادائیگی خدمت کے فراہم کنندگان (پی ایس پیز) کا شمار ملک کی مالی منڈی کے انفراسٹرکچر کے اہم اجزاء میں کیا جاتا ہے۔ پی ایس اوز اور پی ایس پیز کے ذریعے ادائیگی کے لین دین کی مستعد، باسہولت اور محفوظ پروسیسنگ میں مدد ملتی ہے۔ ایک سازگار ضوابطی ماحول کی تخلیق اور نظمی ہم آہنگی لانے، معیار بندی متعارف کرانے اور پیسج مارکس کے تعین کے لیے اسٹیٹ بینک نے اکتوبر 2014ء میں پی ایس اوز اور پی ایس پیز کے لیے تفصیلی قواعد جاری کیے۔ ان قواعد سے نہ صرف نظام ادائیگی کے موجودہ آپریٹرز کو سی ضوابطی دائرے میں لانا ممکن ہو جائے گا بلکہ خود کار کمپیوٹرنگ ہاؤس، ای کامرس کے لیے برقی ادائیگی گیٹ وے، اے ٹی ایم سوئچرز (بشمول سفید لیبل اے ٹی ایم)ر، ملکی پی او ایس اور پے کارڈ اسکیمیں شامل ہیں۔

2.7 سارک۔ پے منٹ کونسل۔ ادائیگی کے نظاموں میں علاقائی تعاون

اسٹیٹ بینک اس وقت سارک پے منٹ کونسل (ایس پی سی) کے سیکریٹریٹ کا انتظام چلا رہا ہے۔ ایس پی سی سارک ممالک کے مرکزی بینکوں کا فورم ہے جس کا مقصد خطے کے ادائیگی کے نظاموں میں بہتری لانے کے لیے مشترکہ حکمت عملیاں تشکیل دینا ہے۔ ایس پی سی کا اجلاس گروشی بنیادوں پر سال میں دو بار کسی ایک رکن ملک میں منعقد ہوتا ہے۔ سال کے دوران ذیل میں دیے گئے پروگرام منعقد کیے گئے :

- سارک پے منٹ اقدام (ایس پی آئی): ایس پی آئی کے سیکریٹریٹ نے مارچ 2015ء میں 16 ویں سارک پے منٹ کونسل (ایس پی سی) کا اجلاس لاہور میں منعقد کیا۔ اجلاس کے دوران سارک رکن ممالک میں ادائیگی کے نظاموں کے شعبے میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ جبکہ ادائیگی کے نظاموں کی ہم آہنگی، خطرات زائل کرنے اور آر ٹی جی ایس کے نظاموں کے متعلق اس فورم کے نقشہ راہ کے مطابق ہونے والی پیش رفت کا جائزہ بھی لیا گیا۔

- سیکریٹریٹ نے ایس پی سی کا دوسرا سیمینار منعقد کیا جس میں بی آئی ایس کی کمیٹی برائے ادائیگیوں و بازار کے انفراسٹرکچر (سی پی ایم آئی) کے نمائندے نے بھی شرکت کی۔ نمائندے نے سی پی ایم آئی کا عمومی جائزہ اور مالی منڈی کے انفراسٹرکچر کے اصول (پی ایف ایم آئی) اور ان کے نفاذ میں درپیش مسائل سے آگاہ کیا۔

- ایس پی آئی سیکریٹریٹ نے سارک وفود کے ساتھ ساتھ بینکاری صنعت کے شرکاء کے لیے دو ورکشاپس کا انعقاد بھی کیا: ”ادائیگی ٹیکنالوجی برائے مالی شمولیت“ اور ”پاکستان میں مالی منڈی کا انفراسٹرکچر، مسائل اور کاؤٹیں“۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے ان ورکشاپس کی میزبانی اور انعقاد کا مقصد سارک مرکزی بینکوں کو معلومات کا تبادلہ کرنے کے لیے ایک فورم مہیا کرنا تھا۔